نوحہ

زہراؑ کی بیٹیوں کا کوئی آسرا نہیں ہے
بازو ہیں رسیوں میں سر پہ ردا نہیں ہے

غازیؑ کٹا کے بازو دریا پہ سو رہا ہے
کس کو پکارے زینبؑ کوئی بچا نہیں ہے

عابدؑ سے بے کسوں کے آنسو یہ کہہ رہے ہیں
اِن قیدیوں کا کوئی تیرے سِوا نہیں ہے

چھینی ہے ظالموں نے نیزے سے میری چادر
میں لُٹ گئی ہوں بھائی میرا باوفاؑ نہیں ہے

کانوں پہ ہاتھ رکھ کے کہتی تھی یہ سکینہؑ
اِن کے دلوں میں بابا خوفِ خدا نہیں ہے

شبیرؑ بے کفن کی بیٹی بھی بے کفن ہے
امت سے اِک کفن بھی اِس کو ملا نہیں ہے

ہاتھوں پہ لائے سرورؑ اِک چاند اور بولے
اصغرؑ نے تین دن سے پانی پیا نہیں ہے

140

صغریٰؑ نے خط لکھا ہے اب لوٹ آؤ بابا
جینے کا اور مجھ میں اب حوصلہ نہیں ہے

بابا کہاں ہو آؤ مٹی پہ سو رہی ہوں
زنداں میں ہے اندھیرا بابا ہَوا نہیں ہے

سجدے میں سر کٹا ہے زہراؑ کے لاڈلے کا
ظلم و ستم کے آگے لیکن جھکا نہیں ہے